دارالافتاء

جناب سعید مجتبیٰ السعیدی السلفی
از مدینہ منورہ

# کیا عورت کو چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت ہے؟

مجاہد اسلام بن رحمۃ اللہ کویت سے لکھتے ہیں،

محترم مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عورت کے پردہ کے بارے میں تفصیل سے تحریر کریں۔ ہمارے ہاں ایک شیخ ہیں، ان کے نزدیک عورت اپنا چہرہ ننگا رکھ سکتی ہے۔ آپ کی کیا تحقیق ہے؟ عورت کے لیے چہرہ کا ڈھانپنا واجب ہے یا کھلا رکھنے کی اجازت؟

جو جواب بھی ہو، مفصل، مدلل اور باحوالہ تحریر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین! والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

## پردہ کی حکمت اور اہمیت:

سب سے پہلے واضح ہو کہ مرد کے لیے عورت ایک بہت بڑا فتنہ ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے مردوزن کے لیے عورت کے فتنہ کو سب فتنوں سے زیادہ خطرناک بیان فرمایا:

"عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ"

(صحیح بخاری، بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ) (صحیح مسلم کتاب الفتن)

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ کرنے اور مردوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔" (الاحزاب، آیت ۵۹)

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھ لیا کریں، یہ اچھا طریقہ ہے ان کی پہچان کا، پس نہ ایذا دی جائیں، اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہیں۔"

اسی طرح سورۂ نور میں مومن مردوں اور عورتوں کو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں،

" قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ" الخ۔

"اے نبیؐ، مومنوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے پاکیزہ تر ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ وہ جو کرتے ہیں، اس سے خبردار ہے۔ اور مومن عورتوں سے (بھی) فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!"

ہر شخص جانتا ہے کہ عورت کی زینت اور جمال کا مظہر چہرہ ہی ہے، اگر کوئی عورت مکمل طور پر باپردہ بھی ہو تب بھی بعض اوقات شرارتی لوگ اس کا پیچھا کرتے نظر آتے ہیں اور بعض منچلے چھیڑ چھاڑ سے باز نہیں آتے۔

" عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ اِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ ۔" (جامع الترمذی)

یعنی، عورت مکمل طور پر چھپائے جانے اور ڈھانپے جانے کے قابل ہے، یہ جب نکلتی ہے تو شیطان اس کا پیچھا کرتا ہے۔ بے پردگی کی وجہ سے ہمارے معاشرہ میں جو فتنے پھیلے ہیں ان سے کوئی بھی ناواقف نہیں، کوئی شریف عورت کھلے چہرہ سرعام چلنے کو پسند نہیں کرتی۔

سورۂ احزاب کی مندرجہ بالا آیتِ کریمہ کا عموم دلالت کرتا ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان مومن عورت جو آزاد ہو اور سنِ بلوغ کو پہنچ چکی ہو اس پر پردہ کرنا اسی طرح واجب اور ضروری ہے۔ جیسے نماز، روزہ اور دیگر فرائض۔

کوئی عورت مسلمان ہوتے ہوئے پردہ کی مشروعیت کا انکار کرے تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوگی کیونکہ اس نے اللہ کے حکم کا انکار کیا اور اگر بدعملی اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پردہ نہ کرے تو وہ عاصی اور گنہگار۔

## پردہ کا حکم اور مفسرین کی آراء :

اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب میں ارشاد فرمایا :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ الخ (۵۹)

"اے نبیؐ، اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے فرما دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی اوڑھنیاں اوڑھ لیا کریں"

تمام مفسرین اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ کا ڈھانپنا ہے تاکہ آزاد اور لونڈی میں تمیز ہو سکے اور کوئی شخص آوازے کس کر ایذا نہ پہنچا سکے۔

چنانچہ امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰) اپنی شہرۂ آفاق تفسیر "جامع البیان" جلد ۱۰ میں لکھتے ہیں :

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ الخ لَا تَشَبَّهْنَ بِالْإِمَاءِ فِي لِبَاسِهِنَّ إِذَا هُنَّ خَرَجْنَ مِنْ بُيُوتِهِنَّ لِحَاجَتِهِنَّ فَكَشَفْنَ شُعُورَهُنَّ وَوُجُوهَهُنَّ وَلٰكِنْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ لِئَلَّا يَعْرِضَ لَهُنَّ فَاسِقٌ إِذَا عَلِمَ أَنَّهُنَّ حَرَائِرُ بِأَذًى مِنَ الْقَوْلِ" انتہیٰ

کہ "اے نبیؐ، اپنی بیویوں سے فرما دیجیے، اپنے لباس میں لونڈیوں کی مشابہت اختیار نہ کریں، جب وہ کسی ضرورت کے لیے اپنے گھروں سے نکلیں (اس حالت میں کہ) اپنے بالوں اور چہروں کو کھولے ہوں، ہاں لیکن اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر اوڑھ لیں تاکہ کوئی فاسق، انہیں آزاد جان لے، اور کوئی تکلیف دہ بات نہ کہہ سکے"

نیز تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۱۸ اور تفسیر جامع البیان للطبری ج ۱۰ ص ۴۶ میں ہے،

قَالَ عَلِيُّ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلُهُ : أَمَرَ

اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا خَرَجْنَ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ فِيْ حَاجَةٍ اَنْ يُّغَطِّيْنَ وُجُوْهَهُنَّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِنَّ بِالْجَلَابِيْبِ وَيُبْدِيْنَ عَيْنًا وَّاحِدَةً۔" انتہٰی

"حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے: "اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی عورتوں کو حکم فرمایا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے کسی ضرورت سے نکلیں تو چادروں سے اپنے سروں کے اوپر سے چہروں کو ڈھانپ لیں اور (صرف) ایک آنکھ کو ظاہر کریں۔"

نیز تفسیر جامع البیان للطبری ص۴۶ ہی میں ہے:

"عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ سَاَلْتُ عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ الْحَضْرَمِيَّ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى (يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ) قَالَ: فَقَالَ بِثَوْبِهِ فَغَطّٰى رَاْسَهُ وَوَجْهَهُ وَاَبْرَزَ ثَوْبَهُ عَنْ اِحْدٰى عَيْنَيْهِ" انتہٰی۔

"ابن سیرینؒ کہتے ہیں، میں نے عبیدہ بن حارث حضرمی سے فرمان الٰہی "يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ" کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے (مجھے سمجھانے کی غرض سے) اپنے کپڑے سے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیا اور اپنی ایک آنکھ سے کپڑا ہٹا دیا۔"

اسی آیت کی تفسیر میں علامہ بیضاوی رقمطراز ہیں:

"اَيْ يُغَطِّيْنَ وُجُوْهَهُنَّ وَاَبْدَانَهُنَّ بِمَلَاحِفِهِنَّ اِذَا بَرَزْنَ لِحَاجَةٍ" (ص ۲۵۲)

"یعنی جب وہ کسی ضرورت کے لیے باہر نکلیں تو اپنے چہروں اور بدن کو کپڑے سے ڈھانپ لیں!"

علامہ ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں:

"فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ الشَّابَّةَ مَاْمُوْرَةٌ بِسَتْرِ وَجْهِهَا عَنِ الْاَجْنَبِيِّيْنَ" الخ

کہ "اس آیت میں یہ دلیل ہے کہ نوجوان عورت اپنے چہرے کو اجنبی مردوں

سے چھپانے کی پابند ہے۔"

امام نیشا پوری لکھتے ہیں:

"كَانَتِ النِّسَاءُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ عَلَى عَادَتِهِنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَبَذِّلَاتٍ يَبْرُزْنَ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ مِنْ غَيْرِ فَصْلٍ بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ فَأُمِرْنَ بِلُبْسِ الْأَرْدِيَةِ وَسَتْرِ الرَّأْسِ وَالْوُجُوهِ"

کہ "اوائل اسلام میں عورتیں اپنی جاہلی عادات کی بناء پر دوپٹہ اور درع میں بلا امتیاز لونڈی اور آزاد عورت کے باہر نکلتی تھیں، چنانچہ (اب) چادریں اوڑھنے اور اپنے سر اور چہرہ کو ڈھانپنے کا حکم دی گئیں۔"

امام ابن الجوزی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"أَيْ يُغَطِّيْنَ رُءُوْسَهُنَّ وَوُجُوْهَهُنَّ لِيُعْلَمَ أَنَّهُنَّ حَرَائِرُ"

(زاد المسیر ج ۶ ص ۴۲۲)

"یعنی اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانپ لیں تاکہ معلوم ہو، وہ آزاد عورتیں ہیں۔"

اسی طرح علامہ ابو حیان لکھتے ہیں:

"وَقَوْلُهُ تَعَالَى (يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ) شَامِلٌ لِجَمِيْعِ أَجْسَادِهِنَّ أَوِ الْمُرَادُ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِنَّ أَيْ عَلَى وُجُوْهِهِنَّ لِأَنَّ الَّذِيْ كَانَ يَبْدُوْ مِنْهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ هُوَ الْوَجْهُ۔"

(البحر المحیط ج ۷ ص ۲۵۰)

کہ "یہ فرمانِ الٰہی "يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ الخ" پورے جسم کو شامل ہے۔ یا "علیھن" سے مراد ان کے چہرے ہیں، کیونکہ جاہلیت میں یہی چہرے ننگے رہا کرتے تھے۔"

تفسیر ابو السعود میں ہے:

"وَمَعْنَى الْآيَةِ أَيْ يُغَطِّيْنَ بِهَا وُجُوْهَهُنَّ وَأَبْدَانَهُنَّ إِذَا بَرَزْنَ لِدَاعِيَةٍ مِنَ الدَّوَاعِيْ۔" (ج ۴ ص ۴۳۳)

"اس آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ اپنے بدن اور چہروں کو ڈھانپ لیں، جب بھی ضرورت کی خاطر (گھروں سے) باہر نکلیں۔"

تفسیر جامع البیان میں شیخ معین الدین محمد بن عبد الرحمٰن لکھتے ہیں:

" یُغَطِّیْنَ بِبَعْضِہَا عَلَیْہِنَّ وَیُغَطِّیْنَ وُجُوْہَہُنَّ وَاَبْدَانَہُنَّ وَقَالَ اُمِرَتِ الْاَحْرَارُ بِاِرْخَاءِ الْجِلْبَابِ لِتَتَمَیَّزَ الْاَحْرَارُ مِنَ الْاِمَاءِ" (ص ۹۳)

"یعنی وہ (چادروں کو) اپنے اوپر ڈال لیں اور اپنے بدن اور چہرو ں کو ڈھانپ لیں اور آزاد عورتیں پردہ لٹکانے کا حکم دی گئیں تاکہ آزاد عورتیں، لونڈیوں سے ممتاز ہو سکیں۔"

معالم التنزیل (علیٰ حاشیہ تفسیر الخازن) میں ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی نے لکھا ہے:

" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ: اُمِرَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ یُّغَطِّیْنَ رُءُوْسَہُنَّ وَوُجُوْہَہُنَّ بِالْجَلَابِیْبِ اِلَّا عَیْنًا وَّاحِدَۃً لِیُعْلَمَ اَنَّہُنَّ حَرَائِرُ۔"

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہؓ نے فرمایا: "مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ چادروں سے اپنے سر اور چہروں کو ڈھانپ رکھیں، ہاں مگر ایک آنکھ کھلی (رکھ سکتی ہیں)۔ تاکہ معلوم ہو سکے وہ آزاد عورتیں ہیں۔"

اسی طرح مدینہ منورہ کے معروف صاحبِ علم و قلم علامہ محمد امین شنقیطی مرحوم اپنی مایہ ناز تفسیر اضواء البیان میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" اِنَّ الْمُرَادَ بِمَا یَدْخُلُ فِیْہِ سَتْرُ الْوَجْہِ وَتَغْطِیَتُہٗ عَنِ الرِّجَالِ وَاِنَّ سَتْرَ الْمَرْاَۃِ وَجْہَہَا عَمَلٌ بِالْقُرْاٰنِ" (ص ۵۹۷)

"(مذکورہ آیت سے) مراد یہ ہے کہ اس میں عورت کے چہرے کا ستر اور (غیر) مردوں سے اسے ڈھانپ کر رکھنا ہے۔ اور بلاشبہ عورت کے چہرے کا ستر قرآن پر عمل کرنا ہے!"

ان تمام مفسرین کی آراء سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک اس آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ عورت چہرہ کے پردہ کرنے کی مکلف ہے اور یہی پردہ آزاد اور لونڈی کے درمیان فارق و فاصل ہے۔

اسی طرح صحیح بخاری، باب البناء فی السفر میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

مدینہ اور خیبر کے درمیان تین روزہ قیام کے دوران حضرت صفیہؓ سے نکاح کیا۔ صحابہ کرامؓ میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ حضرت صفیہؓ کی حیثیت امّ المومنین کی ہوگی یا لونڈی کی؟ (کیونکہ وُہ دشمن کے مقابلہ میں مسلمانوں کو غنیمت میں ملی تھیں)

یہ سوال اسی لیے پیدا ہوا، پھر صحابہؓ خود ہی کہنے لگے، اگر پردہ کرایا گیا تو ام المؤمنینؓ ہوں گی ورنہ لونڈی۔ چنانچہ سفر میں پردہ لٹکا دیا گیا۔

• اس سے بھی معلوم ہوا کہ آزاد عورت اور لونڈی میں فرق چہرہ کے پردہ سے ہے۔ اگر آزاد عورت بھی کھلے چہرہ رہے تو دونوں میں کیا فرق؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر آتا ہے کہ جب وُہ کسی لونڈی کو پردہ کیے ہوئے دیکھتے تو تنبیہ فرماتے کہ آزاد عورتوں سے مشابہت نہ کریں۔

(تفسیر القرطبی ج ۴ ص ۲۴۴ و مثلہ فی الخازن)

سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

"وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ۔" (آیت ۵۳)

• "اے مومنو! تم جب ازواج النبیؐ سے کوئی چیز طلب کرو تو پردہ کے پیچھے سے طلب کرو"

یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ چہرہ کا پردہ ضروری ہے۔ اگر چہرہ کا کھلا رکھنا یا اجنبیہ کے چہرہ کو دیکھنا جائز ہوتا تو "مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ" کی قید نہ لگائی جاتی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم ازواجِ مطہراتؓ سے خاص ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پردہ کا حکم عام ہے بلکہ اولین خطاب ازواجِ مطہراتؓ اور بناتُ النبیؐ کو ہے اور معاً بعد عام مؤمنین کی عورتوں کو بھی یہی حکم دیا گیا ہے۔ تدبروا و تفکروا۔

احادیث ملاحظہ ہوں:

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ۔" (احمد، بخاری، نسائی، ترمذی، ابوداؤد، حاکم، بیہقی)

یعنی عورت احرام کی حالت میں نقاب نہ اوڑھے اور نہ دستانے پہنے۔

معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد مسلم معاشرہ میں عورتوں نے نقاب اوڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اسی لیے تو حالتِ احرام میں نقاب اوڑھنے سے منع کیا گیا۔

(نقاب کیا ہے؟) حضرت عطاء کا قول ہے، نقاب وہ کپڑا ہے جسے عورت چہرہ پر ڈالتی ہے۔ اس میں دو سوراخ ہوتے ہیں جن سے عورت دیکھتی ہے۔ نقاب کے استعمال کو انتقاب کہتے ہیں۔ (نیل الاوطار)

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجۃ)

"حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حالتِ احرام میں تھیں۔ جب لوگوں کے قافلے ہمارے قریب سے گزرتے تو ہم اپنی چادر کو چہروں پر ڈال لیتیں۔ جب وہ گزر جاتے تو چہرہ ننگا کر لیتیں۔" اس سے صاف معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کے چہرہ کو دیکھنا ناجائز ہے اور عورت کے لیے چہرہ ڈھانپنا ضروری ہے حتیٰ کہ احرام کی حالت میں جبکہ چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت ہے۔ اس وقت بھی ازواج النبیؐ چہرہ کے پردہ کا اہتمام کرتی تھیں۔ حالانکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے مومنین کی مائیں قرار دیا ہے جب ان کا یہ حال ہے تو عام عورتوں کا پردہ کرنا بطریق اولیٰ واجب ہے۔

۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ۔ (متفق علیہ)

"ابن عباسؓ سے روایت ہے، فضل بن عباسؓ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت آئی، تو فضل اس کی طرف اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا چہرہ دوسری طرف کر دیا۔"

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرد کو اجنبی عورت کے چہرہ کی طرف دیکھنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا عورت چہرہ کا پردہ ضرور کرے، وہ عورت تو احرام کی وجہ سے چہرہ کھلا رکھے ہوتے تھی۔

۴۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"یَا عَلِیُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ" (ابوداؤد)

کہ "اے علیؓ، اچانک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ نہ دیکھنا، ہاں پہلی نظر معاف ہے!"

بدیہی امر ہے کہ مرد کی نظر سامنے عورت کے چہرہ پر ہی پڑے گی (اگرچہ چہرہ کے علاوہ باقی اعضاء کا بھی امکان ہے) اور دوبارہ عمداً دیکھنے سے منع فرمایا۔ صرف پہلی اچانک نظر معاف ہے۔

۵۔ "عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ مَيْمُونَةُ فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَيْسَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ" (ترمذی، نسائی، ابوداؤد)

"حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں، میں اور میمونہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں، کہ ابن ام مکتومؓ آئے، یہ پردہ کی آیات نازل ہونے کے بعد کی بات ہے، تو آپؐ نے ہمیں ان سے پردہ کے لیے فرمایا، ہم نے کہا، اے اللہ کے رسولؐ، وہ تو نابینا ہیں، فرمایا، تم دونوں تو نابینی نہیں!"

اس حدیث سے بھی صاف ظاہر ہے کہ عورت کو غیر مرد کے سامنے چہرہ کھلا رکھنے کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں خواہ وہ نابینا ہی کیوں نہ ہو؟ احتجبا (تم دونوں پردہ کر لو) یہ لفظ وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

۶۔ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ آں حضرت علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی عورت سے نکاح کرنا چاہو تو پہلے اسے دیکھ لیا کرو، چنانچہ صحیح ابن حبان میں حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کو شادی کا پیغام بھیجا اور چھپ چھپ کر اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگا، تا آنکہ اسے ان کے باغ میں

ایک نظر دیکھ لیا۔ کسی نے اعتراض کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی مومن کے دل میں کسی عورت سے شادی کا خیال آجائے تو اس کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ اس وقت مسلمان عورتیں منہ چھپا کر اور پردہ کر کے باہر نکلا کرتی تھیں ورنہ مردوں کو شادی کے لیے عورت کے دیکھنے کی ترغیب نہ دلائی جاتی۔ اور نہ ہی محمد بن سلمہ صحابی کو مذکورہ عورت کو دیکھنے کے لیے یوں محنت کرنا پڑتی۔

اور عورتوں کا یہ پردہ کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں ہی تھا، ورنہ کیسے خود بخود ایک عادت پورے معاشرہ میں رائج ہو جاتی، جس کا حکم نہ اللہ نے دیا ہو۔ نہ اس کے رسول نے (صلی اللہ علیہ وسلم)

## صحابیاتؓ کا مسلک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"تَسْدُلُ الْمَرْأَةُ جِلْبَابَهَا مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا" (فتح الباری)

کہ "عورت اپنی چادر کو اپنے سر کے اوپر سے اپنے چہرے پر لٹکاتی ہے!"

حضرت فاطمہ بنت المنذر فرماتی ہیں:

"كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ وَنَحْنُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَلَا تُنْكِرُهُ عَلَيْنَا" (موطا مالک باب تخمير المحرم وجهه)

"ہم احرام کی حالت میں اپنے چہروں کو ڈھانپتی تھیں، اسماءؓ بنت ابی بکرؓ بھی ہمارے ساتھ تھیں، تو ہمیں کسی نے نہ روکا۔"

ان آثار سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت اسماءؓ کے نزدیک بھی چہرہ پردہ کے حکم میں شامل ہے، کیونکہ جو عورتیں احرام میں چہرہ کا پردہ کرتی ہیں باقی دنوں میں تو ضرور کرتی تھیں۔

## ائمہ اربعہؒ کا مسلک:

ائمہ ثلاثہ مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک عورت پر چہرہ کا ڈھانپنا واجب ہے اور کھلا رکھنا حرام ہے۔ البتہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک اگر فتنہ کا خوف اور خطرہ نہ ہو تو چہرہ کھلا رکھنا جائز ہے اور اگر فتنہ کا خوف اور خطرہ ہو تو چہرہ کھلا رکھنا حرام ——— تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو روح المعانی ——— (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ا ص ۱۹۲)

**خلاصہ کلام:** مذکورہ بالا احادیث، مفسرین کی آراء، صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے آثار اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے یہ بات خوب واضح ہو گئی کہ عورت کے لیے چہرہ کا ڈھانپنا واجب ہے۔

## چہرہ کا پردہ نہ کرنے کی دلیل اور اس کا جواب:

جن لوگوں نے عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت دی ہے اُن کی دلیل یہ ہے:

"عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ" ——— (سنن ابی داؤد حدیث ۳۹۲۵)

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، اسماء بنت ابی بکرؓ باریک کپڑے پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، تو آپؐ نے فرمایا، جوان عورت کے لیے درست نہیں کہ اس کو دیکھا جائے، مگر یہ اور یہ۔ اور آپؐ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔"

لیکن یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔ اس میں چار علتیں ہیں۔

۱۔ خالد بن دریک کا سماع حضرت عائشہؓ سے نہیں لہٰذا یہ منقطع ہے۔

۲۔ سند میں سعید بن بشیر ابو عبدالرحمٰن البصری مولیٰ بن النضر ہے وہ ضعیف ہے اور اس کی روایت قابلِ احتجاج نہیں۔

۳۔ سند میں قتادہ ہے جو مدلس ہے اور روایت عن سے کی ہے۔ مدلس کا عنعنہ غیر مقبول ہے۔

۴۔ ابو احمد الجرجانی فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق اس حدیث کو قتادہ سے صرف سعید بن بشیر نے روایت کیا ہے۔

لہٰذا مندرجہ بالا اسباب کی وجہ سے یہ حدیث ناقابلِ استدلال ہوئی۔

ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!